روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 9 ستمبر 2011ء 10 شوال 1432 ہجری 9 تبوک 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 206

قلم کی قسم

حضرت خلیفة المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ القلم لفظ’’ن‘‘ سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں اور انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہوسکتی۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

واضح ہو کہ براہین احمدیہ میری تالیفات میں سے وہ کتاب ہے جو 1880ء عیسوی میں یعنی 1297ء ہجری میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔اس کتاب کی تالیف کے زمانہ میں جیسا کہ خود کتاب سے ظاہر ہوتا ہے میں ایک ایسی گمنامی کی حالت میں تھا کہ بہت کم لوگ ہوں گے کہ جو میرے وجود سے بھی واقف ہوں گے۔غرض اس زمانہ میں مَیں اکیلا انسان تھا جس کے ساتھ کسی دوسرے کو کچھ تعلق نہ تھا اور میری زندگی ایک گوشۂ تنہائی میں گزرتی تھی اور اسی پر میں راضی اور خوش تھا کہ ناگہاں عنایت ازلی سے مجھے یہ واقعہ پیش آیا کہ یکدفعہ شام کے قریب اسی مکان میں اور ٹھیک ٹھیک اسی جگہ کہ جہاں اب ان چند سطروں کے لکھنے کے وقت میرا قدم ہے مجھے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سی غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی:۔یا احمد بارك الله فيك...........

یعنی اے احمد: خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔جو کچھ تُو نے چلایا تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔وہ خدا ہے جس نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے حقیقی معنوں پر تجھے اطلاع دی تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے اور تیرے انکار کی وجہ سے ان پر حجت پوری ہو جائے۔ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں اور میں وہ ہوں جو سب سے پہلے ایمان لایا۔

اس وحی کے نازل ہونے پر مجھے ایک طرف تو خدائے تعالیٰ کی بے نہایت عنایات کا شکر ادا کرنا پڑا کہ ایک میرے جیسے انسان کو جو کوئی بھی لیاقت اپنے اندر نہیں رکھتا اس عظیم الشان خدمت سے سرفراز فرمایا اور دوسری طرف بمجرد اس وحی الٰہی کے مجھے یہ فکر دامنگیر ہوا کہ ہر ایک مامور کے لئے سنت الٰہیہ کے موافق جماعت کا ہونا ضروری ہے تا وہ اس کا ہاتھ بٹائیں اور اس کے مددگار ہوں اور مال کا ہونا ضروری ہے تا دینی ضرورتوں میں جو پیش آتی ہیں خرچ ہو اور سنت اللہ کے موافق اعداء کا ہونا بھی ضروری ہے اور پھر ان پر غلبہ بھی ضروری ہے تا ان کے شر سے محفوظ رہیں اور امر دعوت میں تاثیر بھی ضروری ہے تا سچائی پر دلیل ہو اور تا اس خدمت مفوضہ میں ناکامی نہ ہو۔

ان امور میں جیسا کہ تصور کیا گیا بڑی مشکلات کا سامنا نظر آیا اور بہت خوفناک حالت دکھائی دی۔کیونکہ جبکہ میں نے اپنے تئیں دیکھا تو نہایت درجہ گمنام اور احدمن الناس پایا۔وجہ یہ کہ نہ تو میں کوئی خاندانی پیرزادہ اور کسی گدی سے تعلق رکھتا تھا تا میرے پر ان لوگوں کا اعتقاد ہو جاتا اور وہ میرے گرد جمع ہو جاتے جو میرے باپ دادا کے مرید تھے اور کام سہل ہو جاتا اور نہ میں کسی مشہور عالم فاضل کی نسل میں سے تھا تا صدہا آبائی شاگردوں کا میرے ساتھ تعلق ہوتا اور نہ میں کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ اور سند یافتہ تھا تا مجھے اپنے سرمایہ علمی پر ہی بھروسہ ہوتا اور نہ میں کسی جگہ کا بادشاہ یا نواب یا حاکم تھا تا میرے رعب حکومت سے ہزاروں لوگ میرے تابع ہو جاتے بلکہ میں ایک غریب ایک ویرانہ گاؤں کا رہنے والا اور بالکل ان ممتاز لوگوں سے الگ تھا جو مرجع عالم ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔روحانی خزائن جلد21ص65)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈینگی بخار کیلئے نسخہ

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینگی بخار کیلئے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ڈینگی بخار میں مبتلا ہوجانے کی صورت میں

1- Aconite+ Arsanic Alb 200

2- Typhiodinum+ Pyrogenium 30

باری باری ہفتہ میں ایک ایک بار (تین دن کے وقفہ سے)

3- Bryonia + Rhustox+Ipecac +Eupatorium +China 30

ملا کر دن میں دو بار صبح اور شام

4- Echinacea-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار۔کھانے کے بعد

ڈینگی بخار کی وباء کے حفظِ ماتقدم کیلئے دوائیں

1- Dengue Fever -200

ہفتہ میں ایک بار

2- Bryonia + Rhustox+Ipecac +China +Eupatorium 30

ملا کر دن میں ایک بار

نمایاں کامیابی

مکرم بریگیڈ ئیر ارادت احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی وجیہہ احمد نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے O Level سیشن 2011ء میں 9 مضامین *Straight As حاصل کئے ہیں۔درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیاں عطا کرے۔آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 630

فقیروں کے لگائے ہوئے پودہ کی آبیاری اور صوفیائے ہند

دہلی کے شہرہ آفاق صوفی حضرت خواجہ میر درد دہلوی (1721ء۔1785ء) نے ایک بار فرمایا

''اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودہ ہے خوب پھلے پھولے گی تو پروان چڑھے گی۔ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن و حدیث تیری آغوش میں آکر آرام کریں گے

بادشاہی قانون اور حکیموں کی طباعت تجھ سے آئے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی۔'' (میخانہ درد صفحہ 152-153)

مرتب جناب ناصر نذیر فراقؔ ساکن کوچہ چیلاں بارہ دری خواجہ میر درد دہلی۔حیدر برقی پریس دہلی اشاعت مارچ 1910ء)

برصغیر کے صوفیائے عظام نے اردو کے پودہ کی جس شان و شوکت سے آبیاری کی اور اسے سدا بہار درخت بنانے میں پوری عمر کی صلاحیتیں صرف کردیں اس کی تفصیل پاکستان کے مورخ و دانشور جناب ڈاکٹر سلیم اختر کے قلم سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔فرماتے ہیں:۔

مشرقی تہذیب اور ثقافت میں دربار مرکز کی حیثیت رکھتا ہے اور بادشاہ وقت کی ذات اس کی زندہ علامت، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مخصوص ادوار میں مخصوص اصناف کی ترقی یا تنزل میں دربار اورشاہ کا بالواسطہ تعلق ضرور رہا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہ کی سرپرستی اور مربیانہ دلچسپی سے فن کار پرورش پاتے تھے اور ادب وفن کو ترقی حاصل ہوتی۔اتفاق سے دکن میں ادب دوست اور ادب پرور بادشاہوں کی کمی نہ رہی۔اسی لئے اردو اور اردو ادب نے جلد ہی منازل ترقی طے کرلیں۔گو شاہان بہمنی (748ھ تا 932ھ) سے اردو ادب کے آثار تلاش کئے جاسکتے ہیں۔لیکن اصل ترقی قطب شاہی خاندان (916ھ تا 1098ھ) اور عادل شاہی خاندان (898ھ تا 1097ھ) کے بادشاہوں کی ادب پروری کی مرہون منت ہے۔گولکنڈہ میں قطب شاہی خاندان کے بیشتر بادشاہ خود بھی شاعر تھے اور اسی لئے ان کے دربار میں علماء، فضلاء اور ادبا دور دور سے کھنچ کھنچ کر آتے اور کمال فن کی داد پاتے۔ جبکہ بیجاپور میں عادل شاہی خاندان کے بیشتر بادشاہوں نے تو اردو کو (جو اس وقت ''دکھنی'' کہلاتی تھی) سرکاری زبان مقرر کیا۔

سرکاری سرپرستی کے ساتھ ساتھ، بلکہ زیادہ بہتر تو یہ کہ اس سے بھی پہلے۔صوفیاء کرام نے رشد و ہدایت کے لئے جب اس مقامی زبان کو اپنا وسیلہ بنایا تو تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ بالواسطہ طور سے اردو کی خدمت بھی کرگئے۔ان کی کیونکہ:

پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

والی بات ہوتی تھی اور عوام کی سطح پر آکر عوامی زبان سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ اظہار زیادہ موثر نہیں ہو سکتا۔علاوہ ازیں بعض صوفیا شاعری اور موسیقی کا بھی اعلیٰ مذاق رکھتے تھے۔اس لئے نادانستہ طور سے وہ حمد وثناء اور اخلاقی پرچار میں ادب بھی تخلیق کرتے گئے۔اس ضمن میں صوفیاء کو محض جنوبی ہند سے مخصوص نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ہندوستان بھر میں وہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی مقبولیت اور ادب کی ترقی کا باعث بھی بنے، چنانچہ مولوی عبدالحق کی تالیف اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیاء کرام کا حصہ، کے مطالعہ سے اس امر کا اندازہ لگانا دشوار نہیں رہتا۔مولوی مرحوم اردو کے اولین نمونوں کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

''افسوس کہ باوجود تلاش کے ہمیں حضرت خواجہ معین الدینؒ چشتی قدس سرہ العزیز کا کوئی معتبر قول ہندی زبان میں نہیں ملا لیکن ان کی عالمگیر مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یقینی امر ہے کہ وہ ہندی زبان سے ضرور واقف تھے۔ کیونکہ ہندو بھی مسلمانوں سے کم ان کے معتقد نہیں۔'' ہندالولی'' کی ترکیب اور ''غریب نواز'' کا لقب خود ان کی عام مقبولیت کی صاف شہادت دے رہے ہیں۔البتہ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ 'قدس سرہٗ' کے متعدد مقولے ملتے ہیں (ص:9)

اس ضمن میں ان صوفیاء کرام کے اسماء گنوائے جاسکتے ہیں۔

حضرت سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز (1321-1422ء)

''معراج العاشقین'' معروف ترین تصنیف ہے۔ ان کے والد محترم شاہ راجو یا سید راجہ۔ متوفی 731ھ ہندی کے شاعر تھے۔

شاہ میراں جی شمس العشاق۔پیدائش 1496ء (''خوش نامہ''ارشاد نامہ'' ''شہادت الحقیقت'') ان کے فرزند شاہ امین الدین اعلیٰ (''رموز السالکین'') شیخ عبدالقدوس گنگوہی (945۔860ھ) محبوب عالم شیخ جیون متوفی 1004ء (''فقہ ہندی'' محشر نامہ'') شاہ برہان الدین جانم وفات (1583ء) شاہ علی محمد جیوگام دھنی (وفات:972ء) زین الدین الہٰ آبادی: متوفی (771ھ) سید محمد اکبر حسینی (متوفی 823ھ) صدرالدین چشتی (متوفی 876ھ) عبداللہ حسینی (62-838ھ) میراں جی حسن خدانما (متوفی :1070ھ) میراں یعقوب (متوفی 1078ھ) شیخ حمیدالدین ناگوری، حضرت بوعلی قلندر، امیر خسرو، شیخ لطیف الدین دریانوش، شیخ سراج الدین عثمان، شیخ شرف الدین یحیٰی منیری، شاہ برہان الدین، شیخ احمد لکھنو، قطب عالم، شاہ عالم سید محمد جونپوری، شیخ بہاالدین باحق، شاہ محمد غوث گوالیاری، شیخ علی متقی، شیخ رزق اللہ، شیخ وجیہہ الدین، احمد العلوی، شیخ بہاءالدین برنادی، سید شاہ ہاشم حسنی العلوی، سید میراں حسینی، قاضی محمود دریائی، بیرپوری، میاں خوب محمد چشتی، باباشاہ حسین'' اور شاہ محمد معشوق اللہ۔

(رسالہ جواہرالاسرار)

صوفیا کی یہ فہرست تمام ہندوستان پر محیط ہے اگر جنوبی ہند کے صوفیاء کی تخصیص کرتے ہوئے اردو کی ابتدائی نشوونما میں ان کا مقام متعین کرنا ہو تو بقول رام بابو سکینہ ''جہاں تک کہ قدیم ترین نمونے اس وقت تک دریافت ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ نثر اردو کی تاریخ آٹھویں صدی ہجری سے شروع ہوتی ہے............شیخ عین الدین گنج العلم، (متوفی 795ھ) کی تصانیف اور ''معراج العاشقین'' مصنفہ حضرت خواجہ گیسو دراز گلبرگوی جو اگرچہ کوئی ادبی حیثیت نہیں رکھتی مگر پھر بھی اس زمانہ کی زبان کا حال بخوبی اس سے معلوم ہوتا ہے اور آپ کے نواسے سید محمد عبداللہ الحسینی، نے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر کے رسالہ ''نشاط العشق'' کو دکھنی میں ترجمہ کیا۔اسی طرح شاہ میراں جی شمس العشاق بیجاپوری نے شرح ''مرغوب القلوب'' لکھی اور ان کے فرزند شاہ برہان الدین جانم (متوفی 990ھ) نے متعدد کتابیں لکھی ہیں جن میں سے دو کے نام ''جل ترنگ'' اور گل پاس ''ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اردو کی نشوونما میں صوفیاء کے کردار اور اس کی لسانی اہمیت پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

''یہ صوفیائے کرام برعظیم کے مختلف علاقوں میں رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ بابا فرید گنج شکر ملتان کے رہنے والے ہیں۔ شیخ حمیدالدین ناگوری وسط ہند کے، بوعلی قلندر پنجاب دہریانہ کے شیخ شرف الدین یحیٰی منیری بہار و بنگال کے، امیر خسرو دہلی کے اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی اودھ کے۔ جو پنجاب میں تھا اس کی زبان پر وہاں کی بولی کا اثر ہے۔جو بہار میں تھا اس کی زبان پر ماگدھی کا اثر ہے۔کسی پر برج بھاشا کا اثر ہے اور کسی پر کھڑی بولی کا۔کسی پر سرائیکی کا اثر ہے تو کسی پر زبان گجرات کا، لیکن بحیثیت مجموعی اس زبان کا کینڈا، رنگ ڈھنگ بنیادی طور پر ایک ہے اور ابھی چونکہ یہ زبان اپنی تشکیل کے عبوری دور سے گزر رہی ہے اس لئے یہ اثرات الگ الگ دیکھے اور محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ان نمونوں سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ زبان اس دور میں ضرورت کی زبان بن کر سارے برعظیم میں پھیل چکی تھی۔''

(''اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ صفحہ 74 تا 77 ناشر سنگ میل پبلی کیشنز اردو بازار لاہور طبع ششم

دین کے ساتھ کفو بھی دیکھنا چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ نے دین کو جہاں اہمیت دی ہے وہ درست ہے کہ دین کو بہر حال اہمیت دینی چاہیے مگر کفو کا بھی ساتھ ہی ذکر فرمایا ہے۔ کفو سے بہت سی باتیں مراد ہوتی ہیں۔یعنی ....اس کا کفو بھی ہونا چاہیے۔کوئی نہ کوئی آپس میں ملنے جلنے کے لیے کوئی قدر مشترک بھی تو ہونی چاہیے۔اگر کفو نہ ہو تو اس سے رشتے اکثر خراب ہوجاتے ہیں خواہ دین ہو۔تو رسول اللہ ﷺ نے دین کو اپنی جگہ رکھ کر اسی کو اولیت دینے کے باوجود جب کفو کا فرمایا ہے تو ہر ممکن کوشش ہونی چاہیے کہ میاں بیوی کا کچھ جوڑ تو ہو اور شکل صورت کا یا خاندان کا یا ماحول کا یا رہن سہن کی طرز کا آپس میں کوئی جوڑ ہوتا کہ پھر رشتے اچھے قائم ہوسکیں۔

بعض رشتے میرے علم میں ہیں جو آخر ٹوٹ گئے۔اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ایک شخص کی کھانے کی عادت جو تھی وہ بہت ناپسندیدہ تھی اور بیوی کے اندر نفاست پائی جاتی تھی اور روزانہ جو دیکھتی تھی کہ اس طرح کھانا کھاتا ہے ،منہ میں انگوٹھا ڈال دیتے ہیں بعض دفعہ،تو اس سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا ہر چیز دوسری ٹھیک تھی۔تو اس لیے اس کو کفو کہتے ہیں کہ تہذیب دونوں کے اندر برابر پائی جائے۔ رہن سہن اٹھنے بیٹھنے کے انداز اچھے ہوں۔اگر یہ باتیں بھی دیکھی جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے بہت کامیاب ہوتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء صفحہ 8)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاءالاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

مردوں کے حقوق اور عورتوں کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح

اطاعت، اخلاص، محبت اور امانت کا حق ادا کرتے ہوئے گھروں کو جنت کا نمونہ بنائیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب

عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’عورت پر اپنے خاوند کی فرماں برداری فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھ دے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ رکھ دے۔ تو پھر اس کا خاوند کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے تو اس عورت کو چاہیے کہ چون وچرا نہ کرے بلکہ اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 30)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’اور اے عورتو! فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں ......

تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی نہ کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سُستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل وجان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

گلہ شکوہ نہ کرے

ایک لڑکی کی اس کی ساس کے ساتھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی۔ لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا کہ بُرا مقام ہے جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس کو بہت بُرا منایا کہ:

’’شہر تو کوئی بُرا ہوتا ہی نہیں۔ اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اس کے شہر والے ہوتے ہیں۔ پس نہایت قابل افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ اپنی زبان پر لاتی ہے یا اور اس طرح اپنے خاوند اور اس کے والدین کی بُرائی کرتی ہے۔‘‘ اور اس کے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ: ’’خداتعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔ یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خداتعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔

یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے تو اس لڑکے کو چاہیے کہ وہ طلاق دے دے۔ پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کون سی بات رہ گئی ہے۔ اس لیے ہر ایک عورت کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا بدلہ بھی پاتی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے مگر والدین تو اپنے بچے سے کچھ نہیں لیتے وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لیے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لیے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جدا کرنا چاہتی ہے۔ یا کسی ذرا سی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے اور یہ ایک ایسا ناپسندیدہ فعل ہے جس کو خداتعالیٰ اور مخلوق دونوں ناپسند کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کیں ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد اور پھر اس کے دو حصے کیے ہیں۔ یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری اور پھر دوسری مخلوقِ الٰہی کی بہبودی کا خیال اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بدقسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 180-179)

خاوند کی تعظیم کرنا بھی نیکی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ بُرا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز، روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت اس کے لیے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں ......

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اُس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ خاوندوں کا مال نہ چُراویں ...... جو عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں۔ کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 48-47)

جنت کی نرسری کی ماں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

’’عورت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے اور آئندہ نسل میں ان نقوش کو اُبھارے جو نقوش (۔) انوار سے بنے ہوئے ہیں جو نقوش قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ابھرتے ہیں۔ تو جب تک عورت اپنی ذمہ داری کو نہیں نباہے گی۔ وہ عورت جو ایثار پیشہ مرد کی بیوی اور اس (۔) جنت کی نرسری کی ماں ہے اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔‘‘

(الفضل 31 مارچ 1967ء صفحہ 3)

قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت کا کردار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’معاشرہ میں اور خاص طور پر معاشرہ میں مردوں اور عورتوں دونوں کا اپنا اپنا کردار ہے اس لیے (دین حق) نے عورت کے حقوق وفرائض کی ادائیگی کی بھی اسی طرح تلقین فرمائی ہے جس طرح مردوں کے حقوق وفرائض کی۔ عورت ہی ہے جس کی گود میں آئندہ نسلیں پروان چڑھتی ہیں اور عورت ہی ہے جو قوموں کے بنانے یا بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2004ء لجنہ سے خطاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ ہے عورت کے مقام کا وہ حسین تصور جو (دین حق) نے پیش کیا ہے جس سے ایک سلجھی ہوئی قابل احترام شخصیت کا تصور ابھرتا ہے۔ جو جب بیوی ہے تو اپنے خاوند کے گھر کی حفاظت کرنے والی ہے جب ماں ہے تو ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کی آغوش میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ ترین سمجھ رہا ہے۔ جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اس لیے جو بات کہہ رہی ہے وہ یقیناً صحیح ہے، سچ ہے اور پھر بچے کے ذہن میں یہی تصور اُبھرتا ہے کہ میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے۔ اسی طرح جب وہ بہو ہے تو بیٹیوں سے زیادہ ساس سسر کی خدمت گزار اور جب ساس ہے تو بیٹیوں سے زیادہ بہوؤں سے محبت کرنے والی ہے۔ اس طرح مختلف رشتوں کو گنتے چلے جائیں اور ایک حسین تصور پیدا کرتے چلے جائیں جو (دین حق) کی تعلیم کے بعد عورت اختیار کرتی ہے۔ تو پھر ایسی عورتوں کی

باتیں اثر بھی کرتی ہیں اور ماحول میں ان کی چمک بھی نظر آ رہی ہوتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 29 راگست 2003ء)

عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک کی جواب دہی ہوگی۔ امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اُس سے جواب طلبی ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اُس سے اُس بارے میں بھی جواب طلبی ہوگی اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اُس سے بھی جواب دہی ہوگی۔ سنو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کی نگرانی کے متعلق جواب طلب کیا جانے والا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ۔ صحیح مسلم، کتاب الأمارۃ)

یہاں کیونکہ میں عورتوں کے متعلق باتیں کر رہا ہوں اس لیے اُن کے بارے میں عرض کرتا ہوں جیسا کہ اس حدیث میں آیا اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اُس کی دیکھ بھال، صفائی، ستھرائی، ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لیے دیتا ہے اُسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا۔

پھر بعض سگھڑ خواتین ایسی ہوتی ہیں جو تھوڑی رقم میں بھی ایسی عمدگی سے گھر چلا رہی ہوتی ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی تھوڑی رقم میں اس عمدگی سے گھر چلا رہی ہیں اور اگر معمول سے بڑھ کر رقم ملے تو پس انداز بھی کر لیتی ہیں، بچا بھی لیتی ہیں اور اس سے گھر کے لیے کوئی خوبصورت چیز بھی خرید لیتی ہیں یا پھر بچیوں کے جہیز کے لیے کوئی چیز بنالی۔ تو ایسی مائیں جب بچوں کی شادی کرتی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی تھوڑی آمدنی والی نے ایسا اچھا جہیز کس طرح اپنی بچیوں کو دے دیا۔ اس کے مقابل پر بعض ایسی ہیں جن کے ہاتھوں میں لگتا ہے کہ سوراخ ہیں۔ جتنی مرضی رقم ان کے ہاتھوں میں رکھتے چلے جاؤ، پتہ ہی نہیں چلتا کہ پیسے کہاں گئے۔ اچھی بھلی آمدنی ہوتی ہے اور گھروں میں ویرانی کی حالت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ بچوں کے حلیے، ان کی حالت ایسی ہوتی ہے لگتا ہے کہ جیسے کسی فقیر کے بچے ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر احساسِ کمتری کا بھی شکار ہو جاتے ہیں اور پھر بڑھتے بڑھتے ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جب وہ بالکل ہی ہاتھوں سے نکل جائیں اور اس وقت پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پس اللہ کے رسول نے آپ کو متنبہ کر دیا ہے، وارننگ دے دی ہے کہ اگر تم اپنے خاوندوں کے گھروں کی صحیح رنگ میں نگرانی نہیں کرو گی تو تمہیں پوچھا جائے گا، تمہاری جواب طلبی ہوگی اور جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے اس کے نتائج پھر اس دنیا میں بھی ظاہر ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس لیے اب تمہارے لیے خوف کا مقام ہے۔ ہر عورت کو اپنے گھر کی طرف توجہ دینی چاہیے اور جب آپ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگرانی کے اعلیٰ معیار قائم کریں گی، بچوں کا خیال رکھیں گی، خاوند کی ضروریات کا خیال رکھیں گی اور ان کا کہنا ماننے والی ہوں گی تو ایسی عورتوں کو اللہ کا رسول اتنا ہی ثواب کا حقدار قرار دے رہا ہے جتنا کہ عبادت گزار مرد اور اس کی راہ میں قربانی کرنے والے مرد کو ثواب ملے گا اور پھر ساتھ ہی جنت کی بھی بشارت ہے جیسا کہ یہ حدیث ہے۔ مَیں بیان کرتا ہوں:

''ایک دفعہ اسماءؓ بنتِ یزید انصاری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقع حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع میں شامل ہوتے ہیں۔ نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں۔ آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا ہم مردوں کے ساتھ ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں۔ جب کہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ اسماء کی یہ بات سُن کر حضور صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپ اسماء کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل 29-30 راکتوبر 2003ء)

(تفسیر الدرالمنثور تفسیر سورۃ النساء زیر آیت الرّجال قوّامون عَلَی النّساء)

عورتوں کے لیے ایک مطمح نظر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عورت اپنے خاوند کے گھر کی بھی نگران ہے اور یہ نگرانی بچوں کی تربیت سے لے کر گھر کے امور چلانے تک سب پر حاوی ہے۔ خاوندوں کی کمائی کا بہترین مصرف کرنے والی ہوں گی۔ اُسے جائز ضروریات پر خرچ کرنے والی ہوں گی۔ ان کی کمائی کے اندر رہ کر، اپنے وسائل کے اندر رہ کر اپنے اخراجات پورے کرنے والی ہوں گی نہ کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور ان کی نقل میں اپنے ہاتھوں کو بھی غیر ضروری دنیاداری کے معاملات کے لیے کھول لیں۔ مردوں سے بھی غیر ضروری مطالبات کرنے والی نہیں ہوں گی۔ جائز ضروریات کے لیے آپ کا مطالبہ بھی جائز ہوگا اور مردوں کو اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہوگا اور ہونا چاہیے۔ ایسے مطالبے نہ ہوں جو مرد کو قرض لینے پر مجبور کر دیں...... اس لیے اپنے گھروں کو سلیقہ سے، سگھڑاپے سے سنواریں۔ اپنے خاوندوں کا بھی خیال رکھیں اور اپنی اولادوں کا بھی خیال رکھیں اور اس طرح اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں۔ ایک ایسا نمونہ بنائیں کہ نظر آئے کہ یہ ہر طرح سے ایک خوشحال گھرانہ ہے اور سکون ہے اس گھر میں۔''

(روزنامہ الفضل 11 جون 2004ء)

خاوند کی فرمانبردار عورت کے لیے انعام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک حدیث کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہنا مانا، ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

(مجمع الزوائد کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المرأۃ)

(روزنامہ الفضل 29-30 اگست 2003ء)

خاوند کے حکم کی پابندی کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض حالات میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ بعض نفلی عبادتیں یا ایسی عبادتیں جو تمہارے پر اس طرح فرض نہیں جس طرح مردوں پر جیسا کہ پانچ وقت (۔) میں جا کر نماز پڑھنا وغیرہ۔ تو جب بھی ایسی صورت ہوتی آنحضرت ﷺ یہی ارشاد فرماتے تھے کہ وہ اپنے خاوندوں کے حکم کی پابندی کریں۔ لیکن بعض دفعہ بعض صحابہؓ اللہ کے خوف کی وجہ سے اس طرح سختی سے حکم نہیں دیتے تھے لیکن ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے اور بعض دفعہ بعض صحابیاتؓ اپنی آزادی کے حق کو استعمال کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ اگر حکم ہے تو مانوں گی، ورنہ نہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی سے ایک معاملہ میں اختلاف رائے ہو گیا۔ اُن کی بیگم حضرت عاتکہؓ نماز کی بہت دلدادہ تھیں اور نماز باجماعت کی ان کو عادت پڑ چکی تھی۔ وہ نماز باجماعت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ پس جب پانچ وقت عورت گھر سے نکلے حالانکہ اس پر نماز اس طرح فرض بھی نہ ہو اور پانچ وقت مسجد میں پہنچے تو پیچھے گھر کی ضروریات کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے کچھ عرصہ تو حوصلہ دکھایا پھر آپ نے کہا کہ اچھا بی بی اب کافی ہو گئی ہے، تمہارے پر تو مسجد میں جا کر نمازیں پڑھنا فرض بھی نہیں ہے، گھر میں نمازیں پڑھنے کی اجازت ہے تم کیوں مسجد جاتی ہو اور پھر یہ کہا کہ خدا کی قسم! تم جانتی ہو کہ تمہارا یہ فعل مجھے پسند نہیں ہے۔ تو اُن کی بیوی نے جواب دیا کہ واللہ! جب تک آپ مجھے مسجد جانے سے حکماً نہیں روکیں گے میں نہیں رُکوں گی اور حضرت عمرؓ کو یہ جُرأت نہیں ہوئی کہ بیوی کو حکماً مسجد جانے سے روک سکیں۔ چنانچہ آخر وقت تک انہوں نے یہ سلسلہ نہیں چھوڑا اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازیں پڑھتی رہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب ھل علیٰ من لایشھد الجمعۃ غسل----)

ایک بات تو اس سے یہ پتہ چلی کہ اُس زمانے میں عورتوں میں کس قدر عبادتوں کا شوق تھا۔ دوسرے یہ کہ فرض سے زیادہ کی عبادت ہم نے خاوند کی مرضی کے بغیر نہیں کرنی۔ اگر وہ حکم دے تو رُک جانا ہے۔ کجا یہ کہ دنیاوی معاملات میں بھی خاوند کا کہنا نہ مانا جائے۔ تو دیکھیں کیسی پیاری سموئی ہوئی، اعتدال والی تعلیم ہے جو (دینِ حق) کی تعلیم ہے۔''

(روزنامہ الفضل 29-30 اگست 2003ء)

حضرت مسیح موعود کی عظیم کتب ''نسیم دعوت'' اور ''سناتن دھرم'' کا پس منظر

خدائی حکم اور شدید مخالفت کے پہلو بہ پہلو نصرت الٰہی

عبدالسمیع خان

ابتداء 1903ء کا واقعہ ہے کہ قادیان کے بعض نواحمدیوں نے آریہ سماج اور قادیان کا مقابلہ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں نہایت تہذیب، متانت اور شائستگی سے آریوں، ہندوؤں اور سکھ اصحاب کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے ذریعہ سے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کا اظہار کریں۔ یہ اشتہار حضرت مسیح موعود کے ایماء سے شائع نہیں ہوا تھا بلکہ خود قادیان کے نواحمدی احباب نے محض ہمدردی اور خیرخواہی کی بناء پر اپنی قوم پر اتمام حجت کے لئے دیا تھا۔

(الحکم 21 فروری 1903ء ص14)

اور یہ خیال بھی نہیں آسکتا تھا کہ اس سے آریہ سماج کی طرف سے کوئی اشتعال انگیز محاذ قائم کرلیا جائے گا۔ مگر حضرت مسیح موعود کو 8 فروری 1903ء کو الہام ہوا۔ حرب مھیجہ (جوش سے بھری ہوئی جنگ) تفہیم یہ ہوئی کہ آریہ سماج کو جو اشتہار نواحمدیوں نے دیا ہے اس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں دیں گے۔

(البدر 13 فروری 1903ء ص25)

چنانچہ یہ پیشگوئی اسی شام کو پوری ہوگئی جبکہ آریہ سماج کا ایک اشتہار نہایت گندہ اور گالیوں سے بھرا ہوا پہنچا۔ اس اشتہار پر سات فروری کی تاریخ درج تھی۔ اس کا عنوان تھا ''قادیانی پوپ کے چیلوں کی ایک ڈینگ کا جواب'' اس کے بعد آریہ سماج لاہور کے ایک انگریزی اخبار میں بھی اسی طرز کی تحریر چھپی اور ایک اشتہار طوطی رام نام کی طرف سے شائع ہوا۔ ان سب اشتہارات میں دردبھری دعوت کا جواب گالیوں سے دیا گیا تھا۔ خصوصاً پہلے اشتہار میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول کریم ﷺ کی نسبت، حضرت اقدس کی نسبت اور آپ کی معزز جماعت کی نسبت سخت الفاظ اور گالیاں دی گئی تھیں۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد19 ص363)

علاوہ ازیں انہوں نے 28 فروری و یکم مارچ 1903ء کو قادیان میں ایک سالانہ جلسہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد2 ص299)

حضور کا دل تو یہی چاہتا تھا کہ ایسے لوگوں کو مخاطب نہ کیا جائے مگر وحی خاص سے آپ کو اس کے جواب کا حکم دیا گیا جس پر حضور نے نسیم دعوت تصنیف فرمائی۔ چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالیٰ نے اپنی وحی خاص سے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اس تحریر کا جواب لکھ اور میں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں۔ تب مجھے اس مبشر وحی سے بہت خوشی پہنچی کہ جواب دینے میں میں اکیلا نہیں۔ سو میں اپنے خدا سے قوت پاکر اٹھا اور اس کی روح کی تائید سے میں نے اس رسالہ کو لکھا۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد19 ص364)

یہ کتاب 28 فروری 1903ء کو ایک ہفتہ کے اندر اندر تصنیف و طبع ہوکر عین اس وقت شائع ہوئی جبکہ قادیان کی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ منعقد ہورہا تھا۔

یہ کتاب نسیم دعوت جب پنڈت رام بھجدت صاحب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس آریہ سماج کے جلسہ قادیان میں پہنچی تو انہوں نے اپنی آخری تقریر میں حضور کا ذکر کرکے کہا کہ اگر وہ مجھ سے اس بارے میں گفتگو کرتے تو جو کچھ نیوگ کرانے کے فائدے ہیں سب ان کے سامنے بیان کرتا۔ حضرت اقدس کو جب ایک ذمہ دار آریہ سماجی لیڈر کی نیوگ جیسے مسئلہ کے بارے میں یہ رائے پہنچی تو حضور نے سناتن دھرم کے نام سے 8 مارچ 1903ء کو ایک دوسرا مختصر رسالہ شائع فرمایا جو ''نسیم دعوت'' کا تتمہ کہنا چاہئے۔

چند ماہ بعد ان دونوں کتابوں کا انگریزی ایڈیشن بھی شائع کیا گیا اور ان کی متعدد کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔

(الحکم 17 جون 1903ء ص16)

حضور انور نے نسیم دعوت کے ٹائٹل پیج پر لکھوایا۔

وہ خدا جس نے تمام روحیں اور ذرہ ذرہ عالم علوی اور سفلی کا پیدا کیا اسی نے اپنے فضل و کرم سے اس رسالہ کے مضمون ہمارے دل میں پیدا کئے اور اس کا نام ہے ''نسیم دعوت'' پھر اشعار لکھے۔

نام اس کا نسیم دعوت ہے
آریوں کے لئے یہ رحمت ہے
دل بیمار کا یہ درمان ہے
طالبوں کا یہ یار خلوت ہے
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق
ہر ورق اس کا جام صحت ہے
غور کرکے اسے پڑھو پیارو
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے
قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے
سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ
سر پہ طاعوں ہے پھر بھی غفلت ہے
ایک دنیا ہے مر چکی اب تک
پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

نسیم دعوت کی تصنیف و اشاعت کے ایام میں حضرت حکیم اللہ بخش صاحب بے ہالی ضلع گورداسپور کو قادیان جانے اور حضرت مسیح موعود کی پُردرد کیفیات دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی روایت الفضل میں شائع شدہ ہے۔

حضرت حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے گاؤں میں تھا کہ کسی نے آکر بتایا کہ قادیان میں آریوں کا بہت بڑا جلسہ ہے۔ ہم جو قادیان جانے کے بہانے ہی تلاش کیا کرتے تھے۔ یہ پتہ لگنے پر حضرت منشی جھنڈے خاں صاحب اور دین محمد صاحب اور میں قادیان کے لئے چل پڑے۔ ابھی ہم قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر تھے کہ چند آریہ آپس میں باتیں کرتے ہماری طرف آئے۔ ان کا باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا کہ ہم بھی بخوبی سن سکیں۔ وہ یہ کہتے آرہے تھے کہ قادیان والے مرزے کو شکست ہوگئی۔ وہ مقابلہ سے بھاگ گیا۔ اسے باہر نکلنے کی جرأت نہ ہوئی وغیرہ۔

آپ فرماتے تھے کہ یہ باتیں سن کر ہم بہت حیران ہوئے کہ خدا تعالیٰ کا مامور جو دنیا بھر میں دین کی عظمت و برتری ثابت کرنے کا باعث ہے اور جس کے دلائل کے مقابلہ میں باوجود چیلنج پر چیلنج کرنے کے کوئی عیسائی یا ہندو وغیرہ نہ آسکا اس جری اللہ کے متعلق ایسی باتیں۔ ہمیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے جسم میں سے جان نکل گئی ہے۔ قدم من من بھر کے ہوگئے۔ تاہم جوں توں کرکے قادیان پہنچے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضور نے احباب کو جلسہ میں شامل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ چند آریہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے اصرار سے حضور کو اپنے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دینے لگے۔ ان کے ہر قسم کے اصرار و تکرار کے باوجود حضور نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اس جلسہ میں فساد کا اندیشہ ہے اس لئے ہم وہاں نہیں جانا چاہتے یہ سن کر آریہ کہنے لگے کہ ہم تو فسادی نہیں ہیں۔ فسادی تو سکھ اور (دوسرے) ہیں حضور نے فرمایا کہ تمہاری اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نیت ٹھیک نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں ہمارے منہ پر ہمیں فسادی کہہ رہے ہو اگر ہم وہاں جائیں اور ایسی باتیں سن کر خاموش رہیں تو گویا اپنے فسادی ہونے کا اقرار کریں اور اگر کسی کو غصہ آجائے تو بھی نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

آریوں نے اپنے جلسہ میں جو اعتراضات کئے تھے ان کے جواب میں حضور نے نسیم دعوت کتاب لکھی اور پھر جلد چھاپنے کا ارشاد فرمایا۔ رات ہی کتاب چھپ کر تیار ہوئی اگلے روز حضور (رفقاء) کے ہمراہ بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ رستہ میں ایک جوہڑ میں قریباً ایک سو آریہ چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی آپ اس جگہ کے نزدیک پہنچے وہ اچانک باہر نکل آئے اور پھر اسی طرح اصرار کرنے لگے کہ اب تو آپ نزدیک آئے ہوئے ہیں چند منٹ کے لئے چل کر ہمیں درشن دے آئیں ہم تو آپ کے درشنوں کے بھوکے ہیں۔ اس پر بھی حضور نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر درشن کرنا ہی مقصد تھا تو درشن تو ہوگئے ہیں۔ یہ فرما کر حضور اپنے رستہ پر ہوئے اور حضرت عرفان صاحب کو فرمایا کہ ان کو ایک کتاب دے دی جائے اور فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ میں نے اپنی کتابوں میں بہت گالیاں دی ہیں۔ باقی کتابیں تو گھر پر ہوں گی اب یہ کتاب جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اس کو دیکھو اور بتاؤ کہ میں نے کونسا سخت لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں قادیان سے واپس گجوغازیاں گاؤں (جہاں آپ کے سسرال تھے) گیا۔ لیکن مجھے اس بات کی وجہ سے بڑی کوفت ہورہی تھی کہ حضور باوجود مخالفوں کے شدید اصرار کے ان کے جلسہ میں تشریف نہیں لے گئے اور اب ہمیں مخالفوں کے طعنے اور سخت باتیں سننی پڑیں گی۔ مذکورہ گاؤں میں روڑے شاہ نامی ایک فقیر کا تکیہ تھا میں نے وہاں پر نماز ادا کی اور بعد میں فقیر مذکور سے بعض اختلافی مسائل پر گفتگو شروع کردی۔ ابھی ہم گفتگو کر ہی رہے تھے کہ دو معزز سکھ بھی وہاں آگئے۔ جس پر فقیر مذکور نے بات چیت ختم کردی۔ میں نے جب اسے مزید گفتگو کرنے کے لئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ ہمارا اختلاف تو ہماری گھر کی بات ہے اب یہ غیر آگئے ہیں ان کے سامنے ایسی باتیں مفید نہیں ہیں اس لئے میں خاموش ہوگیا ہوں۔ لیکن ان سکھوں نے بڑے شوق کا اظہار کرتے ہوئے کہا

کہ ہم کو تو خود بھی مذہبی باتیں سننے کا بہت شوق ہے۔ آپ اپنی باتیں جاری رکھیں اور ابھی ہمیں باتیں کرتے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت مسیح موعود کے ذکر مبارک پر وہ سکھ کہنے لگے کہ ہم تو مرزا صاحب کو بہت برگزیدہ اور خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں اور پھر خود ہی بتایا کہ ہم ایک دن بٹالہ جارہے تھے رستہ میں دیانی نامی گاؤں آتا ہے وہاں سایہ اور پانی تھا ہم کچھ ستانے کے لئے رک گئے۔ وہاں کچھ ہندو بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ قادیان والا مرزا ہمارا بہت بڑا دشمن ہے۔ ہمیشہ ہمارے دھرم کے خلاف لکھتا رہتا ہے۔ اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قادیان جا کر جلسہ کریں گے۔ جس میں اس کو جھوٹا جھوٹا کہہ کر غیرت دلاتے ہوئے اپنے ہاں آنے پر مجبور کریں گے اور پھر اپنے مذہب کے سب سے بڑے دشمن کو قتل کر دیں گے وغیرہ۔ یہ پخت وپز کر کے ہندو قادیان کی طرف چلے گئے اور ہمیں یہ فکر ہی رہا کہ قادیان کے ایک معزز آدمی کے متعلق ان کے ارادے بہت برے ہیں اور پھر ہمارے کان ادھر ہی لگے رہے اور جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب ان کی تمام کوششوں اور حیلہ سازیوں کے باوجود ان کے جلسہ میں تشریف نہیں لے گئے۔ تو ہم کو بہت خوشی ہوئی اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ یہ شخص خدا کی طرف سے ہے اور اسی نے اس کی حفاظت کی ہے۔ ان سکھوں سے یہ بات سن کر تو میری کوفت مسرت میں تبدیل ہو گئی اور میرے ایمان وایقان میں اور اضافہ ہوا۔

حضرت حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ قادیان سے واپسی کے وقت حضرت مسیح موعود نے اپنے دست مبارک سے خاکسار کو بھی ایک نسخہ کتاب نسیم دعوت کا عطا فرمایا تھا اور خاکسار نے بڑے شوق سے رستہ میں ہی اسے پڑھ لیا تھا۔

(الفضل 22 اگست 1970ء ص 4)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ جبکہ نسیم دعوت چھپ رہی تھی حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کی تعریف کی اور میری طبیعت للچائی کہ کتاب مجھ کو بھی ملے اور قیمت میرے پاس نہیں تھی جب آپ جانے لگے تو میں نے حضور سے عرض کی کہ حضور مجھے بھی ایک کتاب نسیم دعوت دی جائے اور آپ نے بہت شفقت سے خلیفہ رجب الدین صاحب سے (جو دور کے رہنے والے تھے) فرمایا کہ اس لڑکے کو کتاب دلا دیں اور صبح ہوتے ہی مجھے کتاب مل گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 596)

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب

تحریک جدید کا پس منظر اور تعارف

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ ایسی تحریکات کا اجراء فرماتا ہے جن سے دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ قائم اور ظاہر ہوتا ہے، الٰہی تعلیمات کی ترویج واشاعت کے ذریعہ سعید روحوں کی روحانی سیرابی کے سامان ہوتے ہیں۔

الٰہی نوشتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے نوازا۔ آپ خلافت ثانیہ کے منصب پر فائز فرمائے گئے اور آپ نے ہی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے ذریعہ تمکنتِ دین کے بہت سے سامان ہوئے۔ تمام برکتوں کے آنے اور تمام نحوستوں کے بھاگ جانے کے وعدے پورے ہوئے۔

تحریک جدید کا پس منظر

1934ء کے خراب حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

یہ زمانہ ہمارے لئے بہت نازک ہے۔ مجھ پر بیسیوں راتیں ایسی آتی ہیں کہ لیٹے لیٹے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنون ہونے لگا ہے اور میں اُٹھ کر ٹہلنے لگ جاتا ہوں۔ غرض یہی نہیں کہ واقعات نہایت خطرناک پیش آرہے ہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں جو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ سلسلہ کے خلاف ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ جو میری ذات کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت ایسا ہے کہ ہمیں اہم قربانی کی ضرورت ہے۔''

(رپورٹ مجلس شوریٰ 1935ء)

صبر وتحمل

جب حالات مزید بگڑتے گئے تو امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حالات کا یوں تجزیہ کیا:۔

''ہم کسی کے گھر پر حملہ آور نہیں ہوئے، حکومت سے اس کی حکومت نہیں مانگی، رعایا سے اس کے اموال نہیں چھینے بلکہ اپنی (بیوت الذکر) ان کے حوالے کر دیں، اپنی بیش قیمت جائیدادیں ان کو دے کر ہم میں سے بہت سے لوگ قادیان میں آگئے کہ امن سے خدا کا نام لے سکیں۔ مگر پھر بھی ہم پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اور حکومت بھی ہمارے ہاتھ باندھ کر ہمیں ان کے آگے پھینکنا چاہتی ہے۔ اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارا قصور کیا ہے جو ہم پر اس قدر ظلم کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بیشک صابر ہیں، متحمل ہیں مگر ہم بھی دل رکھتے ہیں اور ہمارے دل بھی درد کو محسوس کرتے ہیں۔ اگر اس طرح بلا وجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی جو زمین وآسمان کو ہلا دے گی، جس سے خدائے قہار کا عرش ہل جائے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ کا عرش ہلتا ہے تو اس دنیا میں ناقابل برداشت عذاب آیا کرتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 26۔ اکتوبر 1934ء مطبوعہ الفضل یکم نومبر 1934ء)

چونکہ مخالفین بے لگام ہو چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے شوخی اور شرارت کرنے، شورش اور فساد برپا کرنے کی غرض سے قادیان کے قریب جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا۔ جماعت احمدیہ جو روز اول سے ایک امن پسند جماعت ہے، دنگا وفساد اور بدامنی سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ اس پُرامن جماعت کے امام وپیشوا حضرت مصلح موعود نے اس جلسہ کے دن صرف اور صرف فساد سے بچنے اور قیام امن کے ارادہ سے احباب جماعت کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

''میں اپنی جماعت کے ہر شخص کو یہ حکم دیتا ہوں کہ خواہ وہ مارا اور پیٹا جائے، اپنا ہاتھ کسی پر مت اُٹھائے اور اپنی زبان مت کھولے۔ بلکہ اگر وہ قتل بھی کر دیا جائے تو بھی اس کا حق نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اٹھائے اور اس کا حق نہیں کہ وہ اپنی زبان ہلائے۔ اگر ایسی حالت میں کوئی بھائی پاس سے گزر رہا ہو تو میں اسے بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ہرگز اس کی مدد نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ 2 نومبر 1934ء مطبوعہ الفضل 11 نومبر 1934ء)

ایسے پُرخطر حالات میں حضرت مصلح موعود نے اللہ تعالیٰ کے حضور متواتر دعائیں کرتے ہوئے اور اس سے مبشر رویا حاصل کر کے کشتی احمدیت کو بحفاظت پار لگانے اور اس کی تاثیرات کو پوری دنیا میں پھیلانے کیلئے احباب جماعت کے سامنے ایک سکیم رکھی جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب ایک مضبوط اور عالمی تحریک بن چکی ہے۔ جس کی ثمر آور شاخیں دنیا کے 198 ممالک میں ہدایت کا رس مہیا کر رہی ہیں۔

تحریک جدید ایک جذبہ، اُمنگ اور ولولے کا نام ہے جس کی آبیاری پُر درد دعاؤں سے کی گئی ہے۔ جس کا مطمح نظر ساری دنیا کے انسانوں کو امن وسکون کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے لا بسانا اور زمین کے کناروں تک دین حق کا بول بالا کرنا ہے۔ دین حق حضرت مصلح موعود تحریک جدید کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم واستقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔''

(مطالبات تحریک جدید ص 2)

چونکہ یہ تحریک منشاء الٰہی اور اسی کے اذن سے شروع کی گئی تھی۔ اس لئے اس کا کامیاب ہونا مقدر تھا جو مسلسل اور ہر زمانہ میں ترقیات کی بلندیاں طے کرتی چلی جائے گی اور ہر دور کا انسان اس کی کامرانیوں کا مشاہدہ کر کے اس کا گواہ ہوگا۔ حضرت مصلح موعود انہی فتوحات پر یقین رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے (۔) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔''

(خطبہ جمعہ 24 نومبر 1939 تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک ص 708)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق کا سچا خادم بنا دے تا ہم خدا کے کلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں جن کا سونا جاگنا اور اُٹھنا بیٹھنا محض للہ ہو۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم سمیع اللہ ظفر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی منال فاطمہ ظفر واقفہ نو نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بعمر چار سال دو ماہ قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 20/ اگست 2011ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں مکرم علی کنجو صاحب نے قرآن پاک کے مختلف حصے سنے اور اجتماعی دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم ظفر اللہ کاہلوں صاحب دارالنصر غربی اقبال سابق کارکن دفتر امانت کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب کاہلوں مرحوم سابق صدر محلہ دارالعلوم غربی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو قرآن پاک پڑھنے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے اور اس سے حقیقی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

مکرم لطف الرحمٰن فاروق صاحب ڈرائیور لجنہ اماء اللہ پاکستان ڈینگی بخار کی وجہ سے T.H.I کے C.C.U-2 میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نصیر احمد ناصر صاحب سابق کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے تسلیم احمد عاطف واقف نو ولد مکرم سلیم احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کو یرقان اور ٹائیفائیڈ کی شکایت ہے۔ کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ طبیعت میں بے چینی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انوار الحق خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم عبد الغفور بھٹی صاحب (سابق صدر انصار اللہ جرمنی) پیشاب کی تکلیف سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مختلف ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مبرور احمد کلیم صاحب اور مکرمہ سعدیہ مبرور صاحبہ آف لندن یوکے کو مورخہ 28/ اگست 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ''دانش کلیم'' نام عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب معاون صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور مکرمہ نور مسرت صاحبہ صدر لجنہ علامہ اقبال ٹاؤن 3 لاہور کا پوتا اور مکرم حکیم چوہدری محمد شریف صاحب بھنڈر مرحوم درویش قادیان و سابق صدر جماعت کوٹلی نتھو ملہی ضلع نارووال کی نسل سے ہے جبکہ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب سابق زعیم انصار اللہ حلقہ منصور آباد، فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور سلسلہ احمدیہ کیلئے نافع وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب معلم سلسلہ حافظ والا ضلع میانوالی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم شریف احمد صاحب پیر کوٹی آف حافظ آباد حال ناصر آباد شرقی ربوہ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کیلئے تشریف لے گئی تھیں۔ اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھیں۔ اچانک طبیعت خراب ہونے پر ہسپتال داخل کروا دیا گیا آپریشن ہوا لیکن جانبر نہ ہو سکیں اور مورخہ 16/ اگست 2011ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت والدہ محترمہ کی نماز جنازہ حاضر مورخہ 19/ اگست 2011ء کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت قبل از نماز عصر پڑھائی۔ بعد ازاں اپنے دفتر میں وہاں موجود فیملی ممبران کو شرف ملاقات بخشا اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی آپ کے بیٹے ربوہ لے کر آئے۔ 21/ اگست کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین نئے قبرستان میں ہوئی تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں آپ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم نعیم احمد صاحب خادم مربی سلسلہ غانا، مکرم رشید احمد طاہر صاحب لندن یوکے، خاکسار، مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب نیشنل آڈیٹر کینیڈا، مکرمہ منصورہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نیو جرسی امریکہ اور بائیس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دو پوتے مرزا دانیال احمد صاحب مرزا سفیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ جبکہ ایک نواسے اسفند سلیمان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ حضرت میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پیر کوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کی بہو، مکرم شریف احمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر وقف جدید کی خواہر نسبتی۔ مکرم اکبر احمد اکبر صاحب مربی انچارج نائیجر اور مکرم مرزا طاہر نعیم الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ملتان کی خالہ تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم مرزا حمید اللہ صاحب ولد مکرم مرزا نذیر احمد صاحب نے بعمر 19 سال مورخہ 9/ اگست 1980ء کو محلہ کھنڈ پوریاں شیخوپورہ شہر سے وصیت کی تھی۔ سال 93/94 تک پاکستان رہے۔ اس کے بعد موصی انڈونیشیا چلے گئے۔ ان کا حساب حصہ آمد دونوں ملکوں کا نامکمل ہے۔ سال 94/95 تا حال ان کا نہ جماعت انڈونیشیا سے رابطہ ہوا اور نہ ہی دفتر وصیت سے۔ ان کی وصیت محل نظر ہے۔ ان کے کسی عزیز رشتہ دار کو ان کے بارہ میں علم ہو یا یہ خود اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر ہذا کو فوری مطلع کریں۔

مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد سرور صاحب وصیت نمبر 63334 نے مورخہ یکم اپریل 2007ء کو 2/19 دارالرحمت وسطی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ سال 08/09 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تاجکستان

سوویت یونین کا 1991ء میں جب شیرازہ بکھرا تو تاجکستان نے بھی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ وسطی ایشیا کے مسلم ممالک میں تاجکستان سب سے چھوٹا ملک ہے جس کا رقبہ صرف 14300 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی کل آبادی 35 لاکھ کے آس پاس ہے۔ یوم آزادی 9 ستمبر 1991ء۔

جغرافیائی حیثیت

تاجکستان شمال میں ازبکستان اور کرگیزیا سے گھرا ہوا ہے۔ اس کی مغربی سرحد پر ازبکستان واقع ہے جب کہ جنوب میں افغانستان سے اس کی سرحد ملتی ہے۔ مشرق میں چین کا صوبہ سنکیانگ پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کی سرحدیں بھی تاجکستان کے بہت قریب ہیں۔

آبادی کی کثافت

یہاں کی آبادی کی کثافت 23 آدمی فی مربع کلومیٹر ہے اور شہری آبادی کا تناسب 38 فیصد ہے باقی 62 فیصد آبادی دیہی بستیوں میں رہتی ہے۔ آبادی میں تقریباً دو فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یوں تو تاجکستان میں تاجک، ازبک، تاتاری، کرگیز، ترک، قزاخ، یہودی، یوکرینی اور روسی لوگ آباد ہیں۔ تاہم کل آبادی کا تقریباً ساٹھ فیصد حصہ تاجک لوگوں کا ہے۔ 23 فیصدی ازبک، 11 فیصدی روسی، 3 فیصدی تاتاری نسل کے لوگ آباد ہیں۔ تاجک لوگوں کا تعلق ایرانی نسل سے ہے۔ یہ لوگ دری زبان بولتے ہیں جو قدیم فارسی سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔

آب و ہوا

تاجکستان نسبتاً ایک پہاڑی ملک ہے۔ جنوب اور مشرق میں واقع پامیر اور تیان شان اور جنوب مغرب میں واقع ہندوکش پہاڑ کا اس کی آب و ہوا پر گہرا اثر پڑا ہے۔ تاجکستان میں گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور سردیوں میں شدید سردی ہوتی ہے۔ جولائی کے مہینے میں دوشنبہ کا اوسط درجہ حرارت 31 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ جنوری کے مہینے میں اوسط درجہ حرارت نقطۂ انجماد کے آس پاس رہتا ہے اور بسا اوقات درجہ حرارت 15 ڈگری سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔

فصلیں

کپاس، مکا، گیہوں، ترش پھل، سیب، سنترے، انگور، خوبانی، اخروٹ، بادام، پستہ، الفافا (گھاس)، چقندر، السی وغیرہ یہاں کی خاص فصلیں ہیں۔ سال میں عموماً صرف ایک فصل اگائی جاتی ہے۔

معدنیات

تاجکستان میں بنیادی معدنیات یعنی لوہے اور کوئلے کی کمی ہے۔ دوشنبہ کے جنوب میں قدرتی گیس کے ذخائر موجود ہیں جن سے گیس نکالی جارہی ہے۔ کوراما پہاڑیوں سے یورینیم نکالا جاتا ہے۔

خبریں

ڈینگی کا پنجاب کے بعد خیبر پختونخواہ پر بھی حملہ

صوبہ پنجاب میں ڈینگی وائرس شدت اختیار کرتا جارہا ہے روزانہ 100 سے زائد مریضوں میں ڈینگی وائرس کی تصدیق ہورہی ہے۔ پنجاب میں شکار کرنے کے بعد ڈینگی وائرس نے خیبر پختونخواہ کا رخ کرلیا ہے جس کے باعث دو افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ 8 مریضوں میں اس کی تصدیق ہوگئی۔ صوبائی دارالحکومت میں ڈینگی سے نمٹنے کیلئے ایمر جنسی نافذ کردی گئی ہے۔

بجلی 2 روپے 4 پیسے فی یونٹ مہنگی

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے بجلی کی قیمت میں 2 روپے 4 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دیدی۔ اضافے کی منظوری فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں ماہ جولائی کیلئے دی گئی ہے جس کا اطلاق کے ای ایس سی کے علاوہ تمام صارفین پر ہوگا۔

سندھ میں بارشوں کے گزشتہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے

صوبہ سندھ میں بارشوں کے تسلسل سے ماضی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ چھتیں گرنے اور مختلف واقعات میں متعدد افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ بارش سے سیہون کے مزید 150 دیہات زیر آب آ گئے۔ پاک فوج کے اضافی دستے متاثرہ علاقوں میں پہنچ گئے۔ جبکہ کئی علاقوں میں امداد نہ ملنے پر متاثرین نے احتجاجی مظاہرے کئے۔

میکسیکو میں طوفانی بارشیں

میکسیکو میں طوفانی بارشوں سے دارالحکومت میکسیکوسٹی اور اس کے نواحی علاقوں میں سیلاب آ گیا۔ جس کے باعث 2 ہزار سے زائد خاندان نقل مکانی پر مجبور ہوگئے۔ گزشتہ تین روز سے جاری بارش سے رہائشی علاقے زیر آب ہیں۔ پولیس کے مطابق بعض مقامات پر دو میٹر پانی کھڑا ہے۔ نشیبی علاقوں میں گھروں کی پہلی منزل مکمل طور پر پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ سیلاب سے اب تک چالیس ہزار سے زائد لوگ متاثر ہوئے ہیں۔

پاکستان عالمی اقتصادی درجہ بندی میں 123 سے 118 ویں درجے پر آ گیا

عالمی اقتصادی فورم کمپٹیٹونس سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی طرف سے جاری کردہ 2011-12 کی عالمی کمپٹیٹونس رپورٹ کے مطابق پاکستان 123 درجہ بندی سے 118 ویں درجے پر آ گیا جبکہ گزشتہ سال 123 نمبر پر تھا عالمی اقتصادی رپورٹ کے سروے کے مطابق جن بارہ شعبوں کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاتی ہے پاکستان اگران میں سے 5 شعبوں میں بہتری لائے جن میں ادارے، انفراسٹرکچر، صحت، پرائمری تعلیم اور مائیکرو اکنامک انوائرمنٹ کے شعبے شامل ہیں تو پاکستان اس اقتصادی رینکنگ میں مزید ترقی کرسکتا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب دو تین ماہ سے بیمار ہیں آجکل حالت زیادہ قابل فکر ہے لاہور میں زید ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اگر آپ بلڈ شوگر کے مریض ہیں تو
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب: 0344-7801578

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

فارن کوالیفائیڈ چائلڈ سپیشلسٹ
ڈاکٹر میاں رؤف احمد ناصر گولڈ میڈلسٹ
ایم بی بی ایس، ڈی سی ایچ (لاہور)
ایم ڈی (امراض بچگان) آر ایم پی (پاک)
تمام امراض بچگان کے مکمل علاج معالجہ ومشورہ کیلئے مکمل اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
ناصر چلڈرن ہسپتال
نزد اقصیٰ چوک دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ
فون نمبر 03334381939,047-6005775

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

ربوہ میں طلوع وغروب 9 ستمبر
طلوع فجر 4:21
طلوع آفتاب 5:46
زوال آفتاب 12:06
غروب آفتاب 6:25

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

کاٹن اور لان کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
0345-4866677
0333-6708024 بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
042-35054243
042-37418584 بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ
0321-4866677,0315-6708024 چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

FR-10

کمرشل / زرعی فارم برائے فروخت
مین سرگودھا۔ فیصل آباد ہائی وے نزد احمد نگر، رقبہ 3۔ ایکڑ، برلب سڑک، فرنٹ 220 فٹ، مکمل پختہ 8 فٹ چاردیواری، 25Kv ٹرانسفارمر، ٹیوب ویل B-1+1 کنکشن، دو عدد پختہ پولٹری شیڈز 35x100 فٹ، 3 عدد پختہ کمرے، ایک عدد ڈیری شیڈ، سرونٹ کوارٹر، ایک عدد خوبصورت انیکسی، خوبصورت لان، پھلدار اور پھولدار درخت وپودے، کمرہ برائے چوکیدار، تمام فارم پر الیکٹرک اور واٹر سپلائی موجود
برائے رابطہ: اعجاز احمد
0300-7702138
0333-6553002

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
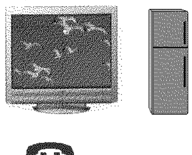
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V ۔ گیزر۔ ائیر کنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور